بچوں کی تربیت میں تقدیر کی معنویت

حماد ظفر سلفی

عبداللہ بن عباس ؓ نبی ﷺ کے چچا عباس ؓ کے صاحبزادے تھے۔ خوش قسمتی کہ جب آپ سن شعور کو پہنچے اور سوچنے سمجھنے کے لائق ہوئے تو خود کو اسلامی معاشرہ میں پایا۔ مزید خوش نصیبی یہ کہ متعدد رشتہ داریوں کی وجہ سے آپ کو نبی ﷺ کے سایہ عاطفت بھی حاصل تھا' چنانچہ وہ ہمیشہ نبی ﷺ کی خدمت میں رہتے۔ جب نبی ﷺ استنجاء کیلئے جاتے یا آپ کو وضو کرنا ہوتا تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما از خود پانی رکھ دیتے۔ آپ کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرتے' سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھتے اور ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے۔

اللہ نے آپ کو ذہن رسا دے رکھا تھا' لہٰذا ان سب معاملات اور مواقع پر اتنی سلیقہ مندی اور سعادت مندی کا ثبوت دیتے کہ نبی اکرم ﷺ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر انہیں دعا دی کہ اے اللہ تو اس لڑکے کو فہم وبصیرت اور دین کی سمجھداری عطا فرما۔ آپ کی مستجاب دعا اور اپنی فطری ذہانت کی وجہ سے کم عمری کے باوجود انہوں نے نبی ﷺ سے کافی کچھ سیکھا اور دین میں اس قدر فہم وبصیرت اور معلومات بہم پہنچائی کہ امیر المومنین عمر فاروق ؓ صحابہ کی مجالس میں ان پر اپنے اعتماد کا اظہار فرماتے اور یہ ان کے اعتماد پر پورے اترے۔ آپ کو حبر الأمۃ کے لقب سے سرفراز کیا گیا۔

نبی ﷺ کی وفات کے وقت ابھی یہ بچے ہی تھے۔ آپ مختلف مواقع پر انہیں دین وایمان کی باتیں بتاتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ آپ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' اس وقت آپ نے انہیں کچھ باتوں کی نصیحت فرمائی۔ خود انہیں سے روایت ہے:

﴿كنت خلف رسول الله ﷺ يوما فقال يا غلام إني أعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك إذا سألت فاسئل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام وجفت الصحف﴾ (سنن الترمذی حدیث نمبر ۲۵۱۲)

''میں ایک دن اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے (سواری پر) تھا آپ نے فرمایا اے بچے! میں تجھے کچھ باتیں بتا رہا ہوں۔ اللہ کو یاد کرو تو وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد کرو تو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے' جب تم سوال کرو تو اللہ سے ہی سوال کرو اور مدد مانگو تو اللہ سے ہی مدد مانگو اور تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اگر لوگ تمہیں کسی چیز سے نفع پہنچانا چاہیں' تو صرف اسی چیز سے نفع پہنچا سکتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔ اسی طرح نقصان پہنچانا چاہیں' تو صرف اسی چیز سے نقصان پہنچا سکتے ہیں جو کہ اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔ قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔''

نبی ﷺ کا بچوں کی تربیت کا انداز بڑا پیارا ہوتا تھا۔ آپ نے عبداللہ بن عباس ؓ کو نصیحت کرتے ہوئے مسلمان بچوں کی تربیت کیلئے بہت سی ایسی بنیادی باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے' جو کہ بچوں کی آئندہ زندگی کی تعمیر اور ان کی فکر ونظر کے ارتقاء کیلئے بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ بچوں سے اسی طرح گھل مل کر اور ملنساری کے ساتھ رہنا چاہئے' تاکہ ہمیں ان کا کامل اعتماد حاصل ہو جائے' پھر ہر مناسب موقع پر اسلامی عقائد وتعلیمات کو اس طور سے ان کے سامنے رکھنا چاہئے کہ وہ ان کے صاف اور سادہ ذہن میں رچ بس جائیں اور یہ بچے اپنی مستقبل کی زندگی میں اس پر عمل کرتے ہوئے اس کے منافی امور سے بچیں اور دوسروں کو کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

بچوں کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے منصوبہ بندی کرنا اور اس کے مطابق بچوں کو ایک مخصوص راستہ پر چلانا اور ان کے ذہن میں کسی معقول حیثیت ومنصب کا خواب جگانا اور اس خواب کو حاصل کرنے پر انہیں ابھارنا برا نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کا تصور نہ ہو' اس کی یاد نہ ہو' آخرت اور محاسبہ کا خیال نہ ہو' اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ ہو اور اس بات کا یقین نہ ہو کہ سب کچھ دینے اور نہ دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو یہ خواب اور منصوبہ بندی بچوں کو ایسی راہ پر لے جائیں گے' جہاں پر بچوں کو یہ تو نظر آئے گا کہ ان کی منزل اور مقصد کیا ہے اور وہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کریں گے اور حاصل بھی کر لیں گے' لیکن انہیں اس بات کا ذرا بھی احساس نہ ہو گا کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے وہ جس راہ پر چل رہے ہیں اور جن وسائل کو اپنا رہے ہیں' وہ کتنے صحیح اور کتنے غلط ہیں اور منزل تک پہنچنے کے بعد ان کی جو سرگرمیاں ہیں اور جو کچھ وہ حاصل کر رہے ہیں' وہ کتنا صحیح اور کتنا غلط ہے۔

یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں وہ اپنے بچوں میں پوری اپنائیت کے ساتھ یہ شعور پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اور سمجھیں کہ وہ ہر وقت ان کے سامنے ہوتا ہے اور وہ

باقی: صفحہ 10 پر